بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No/411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

اتوار

۳ رجمادی الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۱۰ صلح ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۸

مشرقی بنگال کی حکومت بعض اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کر رہی ہے

بہت سے نظر بندوں کو پہلے ہی رہا کیا جا چکا ہے۔ اور ان میں سے اکثر اب عام انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ وزیر اعظم کا اعلان

ڈھاکہ ۹ جنوری۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے کہا ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں مشرقی بنگال میں بعض اور سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہیں۔ کل یہاں آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ صوبے کے بہت سے نظر بندوں کو پہلے ہی رہا کیا جا چکا ہے۔ اور اب ان میں سے اکثر عام انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا رہائی کے سوال پر غور کرتے وقت حکومت مملکت کے تحفظ کو پیشِ نظر رکھتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شخصی آزادی پر پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن ساتھ کے ساتھ اس امر کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ مملکت کا تحفظ خطرے میں نہ پڑے۔ صوبے میں ہونے والے عام انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔ اس ضمن میں آپ نے کہا میں نے اسی لئے تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی تھی۔ کہ پرامن ماحول پیدا کرنے میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ تاکہ انتخابات منصفانہ طریق پر عمل میں آسکیں۔ آپ نے اس الزام کی تردید کی کہ مرکزی مسلم لیگ نے مشرقی بنگال کی صوبائی مسلم لیگ کے لئے روپے کی ایک بڑی رقم منظور کی ہے تاکہ وہ انتخابات میں کامیابی حاصل کر سکے۔

عراق تیل کی آمدنی کا ایک حصہ تمام عرب فوجوں کو مسلح کرنے پر خرچ کرنے کے لئے تیار ہے

عراقی وزیر خارجہ کا بیان

بغداد ۹ جنوری۔ عراق کے وزیر خارجہ عبد اللہ البکر نے کہا ہے۔ کہ عراق اپنے تیل کے منافع سے حاصل ہونے والی خطیر رقم کا ایک حصہ عرب ملکوں کی افواج کو مسلح کرنے پر خرچ کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ رقم کسی بیرونی ملک کی طرف سے حملے کی صورت میں خرچ کی جائے گی۔ عرب لیگ کی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے قاہرہ روانہ ہونے سے قبل مسٹر عبد اللہ البکر نے اس امر کا انکشاف کیا۔ انہوں نے بتایا۔ لیکن ابھی عرب لیگ کی طرف سے اس سکیم کی منظوری باقی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۔ ۶ صلح (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خراب ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تہران آبادان ریلوے لائن کو اڑا دینے کی سازش

۱۵ کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے

تہران ۹ جنوری۔ ایرانی ریلویز کے گورنر انچارج نے بتایا ہے کہ ۱۵ کمیونسٹوں کو تہران آبادان ریلوے لائن کو اڑا دینے کی سازش کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ سرکاری افسران نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ شاہ ایران کی والدہ ہدم سلطانہ کو قتل کرنے کی ایک سازش پکڑی گئی ہے۔

فرانس کی مغربی جرمنی کو یقین دہانی

پیرس ۹ جنوری۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو لانیل نے مغربی جرمنی کو یقین دلایا ہے کہ فرانس یورپی دفاعی برادری میں کسی تبدیلی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

عرب لیگ کونسل میں عراق تمام عرب ملکوں کا وفاق بنانے کی تجویز پیش کرے گا

قاہرہ ۹ جنوری۔ آج قاہرہ میں عرب لیگ کی کونسل میں عراق کے وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی یہ تجویز پیش کریں گے۔ کہ عرب ملکوں کا وفاق بنانے کے بارہ میں جلد ہی عملی قدم اٹھایا جائے۔ ڈاکٹر فاضل جمالی عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے آتے ہوئے راستہ میں بیروت بھی ٹھہرے۔ اور لبنان کے صدر کامل شمعون سے شام اور لبنان کے درمیان اقتصادی اتحاد عرب ملکوں کے درمیان ویزا سسٹم ختم کر دینے کے سوال پر بات چیت کی۔ فاضل جمالی مطالبہ کریں گے کہ عرب لیگ کے منشور میں تبدیلی کر دی جائے۔ اور اگر تمام ملکوں کا وفاق بنانا اس وقت ممکن نہ ہو۔ تو کم از کم دو تین ملکوں کا ضرور بنا دیا جائے۔ عرب لیگ کونسل اپنے اجلاس میں دریائے اردن کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لئے امریکی منصوبہ کا بھی تفصیلی جائزہ لے گی۔

ایٹمی طاقت کے استعمال کے بارہ میں روس اور امریکہ کی بات چیت میں برطانیہ کو بھی شریک کیا جائیگا

واشنگٹن ۹ جنوری۔ ایٹمی طاقت کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق صدر آئزن ہاور کی تجویز کے بارہ میں امریکہ اور روس کی جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کے سلسلہ میں امریکی وزیر خارجہ اور روسی سفیر متعینہ امریکہ مسٹر زارو بن کے درمیان پیر کو ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں اس سلسلہ میں اعلیٰ پیمانہ پر ہونے والی کانفرنس کے وقت مقام اور ایجنڈے کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائیگا۔ برطانوی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی طرف سے برطانوی حکومت سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ بھی ایٹمی طاقت کے بارہ میں ہونے والی بات چیت میں شریک ہو۔ اگرچہ اب تک امریکہ کی طرف سے برطانیہ کو اس بات چیت میں شامل کرنے کے متعلق کوئی اظہار رائے نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم خیال یہی ہے کہ برطانیہ کو شرکت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

برطانوی وزیر نو آبادیات شمالی رہوڈیشیا روانہ ہو گئے

وہ آئینی امور کے بارہ میں وہاں کے لیڈروں سے بات چیت کریں گے

لنڈن ۹ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر نو آبادیات سر آلیور لٹلٹن کل لنڈن سے شمالی رہوڈیشیا روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ یورپین اور افریقی ممبروں سے آئینی امور پر غیر سرکاری گفتگو کریں گے۔ ۱۸ جنوری کو لیگوس میں دسطی افریقہ کی فیڈریشن کے آئین کے متعلق جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ وہ اس میں بھی شرکت کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لٹلٹن یہ تجویز پیش کریں گے کہ قانون ساز اسمبلی میں دو افریقی اور دو یورپین ممبر بڑھا دیئے جائیں۔ اب تک یورپین ممبر اس تجویز کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔ ایک اور امر جس کے بارہ میں یورپینوں اور افریقیوں میں اختلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اسمبلی کے انتخابات میں زیادہ سے زیادہ افریقیوں کو حق رائے دہی دیا جائے۔ لیکن یہ مسئلہ غالباً کچھ عرصہ تک طے نہیں کیا جا سکے گا۔

چار طاقتی کانفرنس کے انعقاد سے پہلے تین مغربی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی ایک ملاقات ہوگی

لنڈن ۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ تاریخ کو جرمنی میں ہونے والی چار طاقتی کانفرنس کے باضابطہ انعقاد سے پہلے تین مغربی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی ایک ملاقات ہوگی جس میں روسی وزیر خارجہ سے بات چیت کرنے کے لئے یہ وزراء اپنی اپنی حکومتوں کی پالیسی میں مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ چار طاقتی کانفرنس کے متعلق روس کی تجویز یہ ہے کہ یہ کانفرنس مشرقی برلن میں روسی سفارت خانے میں منعقد ہو۔ لیکن خیال یہ ہے کہ مغربی طاقتیں اسے منظور نہیں کریں گی۔ مغربی طاقتوں کی تجویز یہ ہے کہ یہ بات چیت سابقہ اتحادی کنٹرول کمیشن کی عمارت میں ہو۔

افریقی دہشت پسندوں اور فوج کے درمیان مقابلہ

نیروبی ۹ جنوری۔ نیروبی سے مشرق میں نائری کے قریب فوج پولیس اور ہوم گارڈ کا تقریباً سو افریقی دہشت پسندوں سے مقابلہ ہوا جس میں بارہ دہشت پسند مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے۔

ہیمرشولڈ اردن اسرائیل کانفرنس کی صدارت کرنے کو تیار ہیں

نیو یارک ۹ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے کہا ہے۔ کہ اگر اردن اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنے اور اسرائیل کے ساتھ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں براہِ راست بات چیت کرنے پر آمادہ ہو۔ تو میں ان کانفرنسوں کی صدارت کرنے کو تیار ہوں۔

ہیگ ۹ جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر خزانہ صنعتی امور کے بارہ میں مغربی جرمنی کے حکام سے بات چیت کرنے کے بعد کل بون سے ہالینڈ روانہ ہو گئے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا:

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۰؍ صلح ۱۳۳۲ھ

ہر وقت تیار رہنا چاہیئے

اپنی تقریر کے آخر میں حضور نے جماعت کو اپنے وطن کے لئے جد و جہد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور محض عمومی ہدایت ہی نہیں فرمائی بلکہ بعض ٹھوس باتیں بھی بتائیں۔ جن پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا (اپنے الفاظ میں)

دعا کے علاوہ ان امور کے متعلق ایک اور چیز بھی ہمارے اختیار میں ہے۔ اور وہ ہے لوگوں کو صحیح مشورہ دینا تا قوم میں ان مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی صحیح سپرٹ پیدا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی جاؤ۔ اپنے حلقۂ اثر میں لوگوں کو صحیح مشورہ دیا کرو۔ اور انہیں بتایا کرو کہ یہ دن آپس میں لڑنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہونے اور ملک کے مفاد کے لئے قربانی کرنے کے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ نے تمہیں اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے تمہارے قلوب اسلام کی محبت اور درد سے معمور ہونے چاہئیں۔ خواہ تم کن حالات میں سے گزرو، اس محبت کا ہمیشہ لحاظ رکھا کرو۔ اور مسلمان کی ہمدردی تمہارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ اس ہمدردی کا عملی ثبوت تم اس طرح دے سکتے ہو کہ ایک طرف تو تم دعاؤں سے کام لو۔ اور دوسری طرف

لوگوں کو صحیح مشورہ دیا کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ان نفعت الذکریٰ کہ تم ہمیشہ نصیحت کرتے رہا کرو۔ کیونکہ نصیحت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔ خواہ تمہیں محسوس ہو یا نہ ہو۔

دوسرا ذریعہ جو تم ان مشکلات کے ازالہ کے لئے اختیار کر سکتے ہو۔ یہ ہے کہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ ہر احمدی کا یہ عزم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر خدانخواستہ ہمارے ملک پر کوئی مصیبت آئی۔ تو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ اپنے مال اپنی جائداد اپنی زمین غرض اپنی کسی چیز کی پروا نہ کریگا اور ملک کی حفاظت اور بقا کو مقدم رکھے گا۔ یاد رکھو ارادے اور عزم کو معمولی چیز نہ سمجھو۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو وقت آنے پر تمہیں عمل کے لئے تیار کرے گی۔ مضبوطی کے ساتھ تیار رہنے اور عین وقت پر تیار ہونے میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ پس ابھی سے تیار ہو جاؤ۔ اور یہ عزم کر لو کہ ہر مصیبت کے وقت تم اپنے ملک کی حفاظت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو گے۔

غرض اس وقت عالم اسلام کی حالت ایسی ہی ہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان۔ اور یہ حالت اس امر کی متقاضی ہے کہ مسلمان اپنے اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جائیں اب وقت ایسا ہے کہ مسلمان اگر مریں گے تو اکٹھے مریں گے۔ اور اگر رہیں گے تو اکٹھے رہیں گے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس نازک حالت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی ذمہ واری ادا کریں۔ یعنے ایک طرف تو دعاؤں سے کام لیں۔ اور جن لوگوں سے بھی انہیں واسطہ پڑے۔ انہیں صحیح مشورہ دے کر قومی سپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سے پہلے فرمایا تھا کہ چونکہ مسلمان اس وقت ایک نہایت خطرناک دور سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ خطرات ایسے ہیں کہ جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور نے ان خطرات کا ذکر بعض اسلامی ممالک کے موجودہ حالات مختصراً بیان کر کے بتایا کہ یہ خطرات ایسے ہیں۔ کہ جن کو دور کرنا بظاہر مسلمانوں کی طاقت سے باہر ہے۔ لیکن چونکہ ایک مسلمان کا بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہونا چاہیئے۔ اس لئے جن خطرات کا علاج ہم کو ناممکن نظر آتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ناممکن نہیں۔ کیونکہ انسان خواہ کتنا بھی طاقتور ہو جائے اللہ تعالےٰ کی طاقت اس سے بے شمار گنا زیادہ ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلامی ممالک کے پیچیدہ مسائل کو حل فرمائے۔ اور پاکستان کی مشکلات کو دور کرے۔

مندرجہ بالا اقتباس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعا کے علاوہ دو باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں۔ جو اس معاملہ میں ہمیں اختیار کرنی چاہئیں۔ اول یہ کہ ہم عوام کو صحیح مشورہ دیں۔ اور ان کو ان پیچیدہ مسائل اور خطرات سے آگاہ کریں۔ ہمارے عوام اکثر عالم اسلام کے ان پیچیدہ مسائل اور خطرات سے بے خبر ہیں۔ اور انہیں صحیح علم نہیں ہے۔ کہ آج کل دنیا میں اسلامی دنیا کی کیا حالت ہے۔ اور وہ کن کن اطراف سے خطرات میں گھری ہوئی ہے۔ اگر ہمارے عوام کو ان پیچیدہ مسائل اور خطرات کا صحیح علم ہو۔ تو یقیناً ان کے دلوں میں ان کو حل کرنے اور خطرات کو دور کرنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور وہ بجائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر باہم دست و گریبان ہونے کے تمام قوم کے نقطۂ نظر سے مسائل پر سوچیں گے۔ اور ان کے حل کے لئے جد و جہد کریں گے۔ جس کا نتیجہ یقیناً آخر میں یہ نکلے گا کہ مسلمان متحد ہو کر ان خطرات کا مقابلہ کرنے پر تل جائیں گے۔ اور وہ ایک دن ضرور کامیاب ہوں گے۔

دوسری بات جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ ملک کی حفاظت اور بقا کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ جیسا کہ حضور نے واضح فرمایا ہے۔ کہ مضبوطی کے ساتھ تیار رہنے اور عین موقعہ پر تیار ہونے میں بھاری فرق ہے۔ جو قومیں ہر وقت چوکس رہتی ہیں۔ وہی وقت آنے پر کامیاب بھی ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ کسی کو علم نہیں کہ کس وقت کوئی موقعہ آن پڑے۔ جس طرح یہ ضروری ہے کہ خواہ کہیں آگ لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ آگ بجھانے والا محکمہ ہر وقت آگ بجھانے کے آلات اور انجن تیار رکھتا ہے۔ یہی حالت آجکل مختلف اقوام کی ہے۔ وہی اقوام جو ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے ہی تیار ہوتی ہیں مصیبت پڑنے پر صحیح معنوں میں مصیبت کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ ورنہ جو لوگ غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب مصیبت ان کو آ پکڑتی ہے۔ اس وقت ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر بدر الدین صاحب کی بورنیو کو روانگی

احباب جماعت بندرگاہ پر پہنچکر انہیں الوداع کہیں

مکرم و محترم جناب ڈاکٹر بدر الدین صاحب ۱۱ ؍ صلح بروز پیر S/S. Victoria جہاز سے بورنیو کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مکرمی ڈاکٹر صاحب کو الوداع کرنے کے لئے شام کو دو بجے سے تین بجے تک جہاز پر پہونچکر دعا میں شامل ہوں۔ ابھی یہ علم نہیں ہو سکا کہ جہاز کس جگہ سے روانہ ہوگا۔ غالباً ڈیڈ وہارف East Wharf سے روانہ ہوگا۔ (سیکرٹری ضیافت)

درخواست دعا

میرے ماموں ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری آٹھ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار سے نقاہت کافی ہوگئی ہے۔ ان کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ عطاء الرحمٰن طاہر مولوی فاضل ایرپورٹ کراچی

ولادت

(۱) میرے چچا جمعدار محمد مجید احمد صاحب بی۔ ای۔ ایم۔ ای کوئٹہ کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولود کو اللہ تعالےٰ نیک بنا دے لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین و ملک ثابت ہو۔ خاکسار خالد لطیف ۸۲/۱ گولیمار کراچی (۲) میرے چھوٹے بھائی مولوی شوکت حسین صاحب میرپور خاص سندھ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے چوتھا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب اس کے نیک اور خادم ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب المصلح کراچی

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

ضروری ہدایت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں علاوہ دوسرے درسوں کے اسے بھی جاری فرمائیں۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس ہدایت کی تجدید کی جاتی ہے۔ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکالکر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے۔ نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

قرآن مجید کی بشارات اُمّتِ محمدیہ کے حق میں

رسالہ" طلوعِ اسلام" کے "تبصرہ" پر نظر

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

کراچی کے رسالہ " طلوعِ اسلام" نے اپنی اشاعت اکتوبر ۱۹۵۳ء میں جناب چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ایک پرانے مضمون زیر عنوان " ایک عزیز کے نام خط" پر "تبصرہ" کیا ہے۔ انہیں اس وقت اس تبصرہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ لوگ مدیر صاحب کو لکھتے تھے۔ کہ طلوعِ اسلام نے قادیانیت کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔" (اکتوبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۵) اس لئے آپ نے عوام کے جذبہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یہ تبصرہ شائع فرمایا ہے۔ مدیر طلوعِ اسلام لکھتے ہیں:۔

تعلیم یافتہ لوگ اور احمدیت

" یہ خیال اکثر دہرایا جاتا ہے۔ اور ہم سے بھی اس کے متعلق اکثر پوچھا جاتا ہے۔ کہ احمدی جماعت میں ایسے ایسے لکھے پڑھے لوگ موجود ہیں۔ اگر یہ سلسلہ ایسا ہی خلافِ اسلام اور باطل پر مبنی ہے۔ تو اس قدر تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ اس میں کیوں شامل ہیں؟ اس تعلیم یافتہ سمجھدار طبقہ میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہے۔"

اس استفسار کے جواب میں جناب مدیر صاحب فرماتے ہیں:۔

" اگر کسی کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہونے سے یہ لازم آجاتا ہے۔ کہ وہ مذہب کے حقائق کو بھی پرکھ سکے اور کسی کی بین الاقوامی شہرت اس کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ حق و باطل میں تمیز بھی کر سکے۔ تو مہاتما گاندھی کو کبھی ہندو دھرم جیسے فرسودہ مذہب کا پیرو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو کو کبھی خدا کا منکر نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

مدیر صاحب طلوعِ اسلام کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ ہر استدلال قرآن کریم کی روشنی میں کیا کرتے ہیں۔ اور اسی بنا پر وہ احادیث نبویہ کو بھی غیر ضروری سمجھ کر ان کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن اس جواب میں انہوں نے نہ کسی آیت قرآنی سے استدلال کیا ہے۔ اور نہ ہی قرآن مجید کا خیال رکھا ہے۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ ابھی تک سارے تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ اسلام میں داخل نہیں ہوئے۔ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ جن تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگوں نے اسلام کو قبول کیا ہے۔ ان سے اسلام کی صداقت پر استدلال غلط ہے؟ مدیر صاحب اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غور کریں۔ فرمایا:۔

اولم یکن لھم اٰیۃ ان یعلمہ علماء بنی اسرآءیل (الشعراء)

کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نشان نہیں کہ بنی اسرائیل کے علماء کو بھی قرآن پاک کی صداقت کا علم ہے۔"

ہم مانتے ہیں۔ کہ خدا کے مامور کے آنے پر بہت سے ظاہر پرست " اہل علم" اس کی تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہٖ یستھزءون (المومن ۸۳) کہ جب ان کے پاس رسول بینات لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے علم پر ناز کرنے لگے اور رسولوں کی تعلیم پر استہزاء کرنے لگے آخرکار انہیں اپنے استہزاء کا خمیازہ اٹھانا پڑا۔" لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اہل علم کے خداترس طبقہ کا کسی مامور کو مان لینا اس کی صداقت کی ایک دلیل ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الشعراء کی آیت میں اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ان مؤخرالذکر تعلیم یافتہ اصحاب کے متعلق ہی فرمایا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (فاطر ۲۸) کہ وہ خشیت اللہ کے ماتحت تمام کام کرتے ہیں۔

قرآنی علم کے جائزہ کا انداز

مدیر طلوعِ اسلام لکھتے ہیں:۔

" جب ہم سے چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق خصوصیت سے پوچھا جاتا۔ تو ہم جواب میں کہتے۔ کہ خود یہ حقیقت کہ چودھری صاحب احمدیت جیسے کمزور مسلک کے متبع ہیں۔ خود اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ کہ قرآن کے متعلق ان کا علم بھی زیادہ سے زیادہ ویسا اور اتنا ہی ہے۔ جیسا اور جتنا علم خود میرزا صاحب کا تھا۔"

کیا یہ اندازِ تحریر کسی خداترس انسان کا ہو سکتا ہے۔ مدیر طلوعِ اسلام کا خیال ہے۔ کہ اس قسم کی خالی خولی طنزیہ عبارتوں سے وہ حق کو چھپانے کی کوششوں میں کامیاب ہو سکیں گے۔ مگر یہ

ایں خیال است و محال است و جنوں

احمدیت کا "کمزور" یا "مضبوط" ہونا تو زیر بحث تھا۔ اور اسی کے فیصلہ کے لئے لوگ آپ سے چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں پوچھتے تھے۔ مگر آپ ہی کہ احمدیت کو "کمزور" قرار دے کر اپنی دلیل کو استوار کرنا چاہتے ہیں۔ اہلِ علم اس غلط اندازِ استدلال کو مصادرہ علی المطلوب قرار دے کر ناجائز ٹھہرا چکے ہیں۔ آخر دعویٰ اور دلیل میں کوئی فرق کیا ہوتا؟

جناب مدیر صاحب لکھتے ہیں:۔

" ہمارے نزدیک اسلام کی بنیاد ان عقائد و تصوراتِ حیات پر ہے۔ جو قرآن کریم میں مندرج ہیں۔ اس لئے کسی عقیدے یا تصور کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار بھی قرآن ہی ہے۔ زیرِ نظر پمفلٹ (ایک عزیز کے نام خط) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود چودھری صاحب بھی اس حقیقت سے متفق ہیں۔"

جب یہ حقیقت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک صحتِ عقائد کا معیار قرآن مجید ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مدارِ گفتگو قرآن مجید پر ہونا چاہیئے۔ نہ کہ اِدھر اُدھر کی قیاسی باتوں کو طول دیا جائے۔ مدیر صاحب کہتے ہیں۔ کہ چودھری صاحب کے اس مضمون یا پمفلٹ کا " بیشتر حصہ اسلام کی عمومی تعلیم سے متعلق ہے۔ ہاں " جستہ جستہ مقامات پر" احمدیت کے اختلافی مسائل کا ذکر آیا ہے۔ مدیر صاحب بزعم خویش چودھری صاحب کے علم قرآن کا جائزہ لینے کے لئے پمفلٹ کے صفحہ ۶-۷ سے ایک ادھورا سا اقتباس نقل کرتے ہیں۔ جس میں چودھری صاحب موصوف نے آیت قرآنی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیًا او من ورآءِ حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہٖ ما یشاءُ[1] کی روشنی میں کلام الٰہی کی مختلف صورتوں کا ذکر فرمایا۔ اس عبارت میں لکھا ہے۔ کہ " جو نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خالص الہام یا وحی کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور وہ کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔"

اس پر مدیر طلوعِ اسلام یوں جائزہ لیتے ہیں:

" کیا چودھری صاحب بتا سکتے ہیں کہ قرآن میں کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ الہام کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ کیا سارے قرآن میں کسی ایک جگہ بھی کسی نبی کے لئے الہام کا ذکر آیا ہے؟"

خدا را سوچیئے کہ کیا اہلِ علم اسی طرح گفتگو کیا کرتے ہیں؟ کیا چودھری صاحب کی عبارت میں یہ دعویٰ موجود ہے۔ کہ قرآن میں لکھا ہے۔ کہ الہام کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں؟ کیا چودھری صاحب کی عبارت میں یہ فقرہ ہے۔ کہ نبی کے لئے الہام کا لفظ قرآن مجید میں آیا ہے؟ جب مکرم جناب چودھری صاحب کی عبارت میں یہ دعویٰ ہی موجود نہیں۔ تو ایک غلط دعویٰ ان کی طرف منسوب کر کے اس کے ثبوت کا مطالبہ کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ ان کی عبارت میں صرف یہ فقرہ ہے۔ کہ " خالص الہام یا وحی کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔" ظاہر ہے۔ کہ اس جگہ چودھری صاحب نے " خالص الہام" کا لفظ " وحی" کے مترادف کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اور یہ امر مدیر صاحب کو مسلم ہے۔ کہ " قرآن خدا کی مرضی کے اظہار کے لئے صرف وحی کا ذریعہ بتاتا ہے۔ اور یہ وحی صرف انبیاء کو ملتی ہے۔"[2]

اور چودھری صاحب کا یہ بیان کہ الہام کا لفظ کبھی وحی کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے۔ عربی لغت سے بھی ثابت ہے۔ اوحی اللہ الیہ بکذا کے معنے ہوتے ہیں۔ الھمہ بہٖ۔ کہ اسے الہام کیا۔ (المنجد)

ایڈیٹر صاحب طلوعِ اسلام نے پہلے تو یہ تصرف کیا۔ کہ " خالص الہام یا وحی" کے الفاظ کی بجائے صرف لفظ " الہام" رکھ دیا۔ اور پھر اس پر اعتراض جما دیا۔ کیا اہل قرآن کے علمی جائزہ کا یہی انداز ہوتا ہے؟

مسئلہ نبوت کے متعلق جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ

جناب مدیر طلوعِ اسلام نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے پمفلٹ سے مندرجہ ذیل اقتباس نقل کیا ہے:۔

" مسلمانوں کی طرف سے بڑا اعتراض جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ ایک لمبا مسئلہ ہے۔ لیکن مختصر طور پر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم آخری شریعت ہے۔ اور چونکہ ہر رنگ میں کامل ہے۔ اس لئے اس کے بعد کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کوئی نیا شارع نبی آسکتا ہے۔ جو اسلامی شریعت کو منسوخ کرے۔ یا اس کی ترمیم کرے۔ اور نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے۔ جس کو بغیر اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کا درجہ عطا ہو۔ کیونکہ بجز آپؐ کی اتباع کے اور

---

[1] آیت قرآنی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیًا او من ورآءِ حجاب میں وحی کے مقابل پر من وراءِ حجاب کا لفظ آیا ہے۔ پس دعویٔ حصر باطل ہے۔

[2] آیت و اوحیتُ اِلی الحواریین سے حواریوں کی طرف وحی ثابت ہے۔ پس وحی کو انبیاء سے مخصوص ٹھیرانا درست نہیں ہے۔

پر عمل کرنے کے کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا۔ چہ جائیکہ اعلیٰ ترین روحانی انعام یعنی درجہ نبوت کو پا سکے۔ لیکن اس رنگ میں نبی آسکتا ہے۔ کہ وہ اتباعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرلے اور اللہ تعالیٰ اسے کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف فرمائے۔ اور اسے تجدید اسلام کے لئے مقرر فرمائے اور اسے نبوت کا درجہ عطا فرمائے۔ چونکہ ایسی نبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی ظل اور جزو ہے۔ اور حضور کی نبوت سے الگ نہیں۔ اور ایسی نبوت امتِ محمدیہ کے لئے ایک رحمت ہے۔ اور ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اور امتِ محمدیہ کو دوسری امتوں میں ممتاز کرتی ہے۔ کیونکہ ان کی تعلیمیں اور شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں۔ اور ان کی تجدید اور احیاء کے لئے اب کسی خاص انتظام کی ضرورت نہیں۔ لیکن قرآن کریم زندہ ہے۔ اور منسوخ نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی باطنی حفاظت کے لئے اور اس کی تعلیم کے مطابق نمونہ قائم کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے احیاء کا انتظام ہو۔ سو وہ ظلی نبوت کا سلسلہ ہے۔ جو اس امت میں جاری ہے۔" (طلوع اسلام صفحہ ۳۹، ۱۰ اکتوبر ۵۳ء)

یہ عبارت اپنے مضمون کے لحاظ سے نہایت صحیح ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ امتِ محمدیہ کے لئے قرآن مجید کے رو سے بہت بڑی بشارات موجود ہیں۔ تمام اعلیٰ درجات کے دروازے اس شرط سے ان کے لئے کھلے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے والے ہوں۔ امتِ محمدیہ کا یہ وہ بلند مرتبہ ہے جو جماعت احمدیہ کے مسلمات میں سے ہے جماعت احمدیہ کے نزدیک آنے والا مسیح موعود بنی اسرائیل میں سے نہیں بلکہ امت محمدیہ کا ایک فرد اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام ہے۔

تشریعی اور غیر تشریعی نبوت

مدیر طلوع اسلام نے جناب چودھری صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پر جو "تبصرہ" فرمایا ہے۔ وہ محض پانچ سوالات میں منحصر ہے۔ پہلا سوال جناب مدیر صاحب کے الفاظ میں یوں ہے:۔

"کیا چودھری صاحب فرمائیں گے۔ کہ قرآن میں کسی جگہ شارع اور غیر شارع نبی کی تمیز و تفریق کی گئی ہے؟ کیا اس میں کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک شریعت والی اور ایک غیر شریعت والی؟ کیا اس میں کہیں یہ مذکور ہے کہ نبی بغیر شریعت کے بھی آیا کرتا ہے؟"

جواباً عرض ہے۔ کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ انبیاءؑ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) صاحبِ شریعت نبی جو نئی شریعت کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔ (۲) غیر تشریعی نبی جنہیں نئی شریعت نہیں دی جاتی۔ بلکہ وہ سابقہ شریعت کی پیروی کرنے کے لئے مامور کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انا انزلنا التورٰىة فيها هدًى و نور يحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا والربانيون والاحبار بما استحفظوا من كتاب الله۔ (المائدہ: ۴۴)

ہم نے تورات کو نازل کیا۔ اس میں ہدایت اور نور تھا۔ یہود کے لئے تورات کے مطابق وہ نبی بھی فیصلے کرتے تھے۔ جو تورات کے تابع تھے۔ اور ربانی اور احبار بھی۔ کیونکہ ان سب کو کتاب الٰہی (تورات) کا نگران مقرر کیا گیا تھا۔"

اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تورات کے بعد کچھ ایسے نبی آئے تھے۔ جو نئی شریعت نہ لائے تھے۔ بلکہ وہ تورات کو ہی نافذ کرنے پر مامور تھے۔ النبیون الذین اسلموا کا لفظ صاف بتا رہا ہے۔ کہ وہ تورات کے تابع نبی تھے۔ ورنہ الذین اسلموا کا ذکر بالکل بے ضرورت نظر آتا ہے۔ کیونکہ کوئی نبی ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو فرمانبردار نہ ہو۔ اس جگہ الذین اسلموا کا لفظ اسی غرض کے لئے لایا گیا ہے۔ تا یہ بتایا جائے۔ کہ تورات کی شریعت پر چلانے کے لئے جس طرح ربانی اور احبار مقرر تھے۔ اسی طرح نبیوں کی ایک جماعت بھی تورات کی شریعت کو نافذ کرنے کے لئے مامور تھی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ولقد اٰتينا موسى الكتاب وقفينا من بعده بالرسل واٰتينا عيسى ابن مريم البينٰت وايدنٰه بروح القدس (البقرہ: ۸۶)

ہم نے حضرت موسیٰؑ کو الکتاب (تورات) دی۔ اور ان کے بعد بہت سے رسول بھیجے۔ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بینات دیئے۔ اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔

اس آیت میں وقفینا من بعدہ بالرسل میں مذکورہ رسولوں ہی کے متعلق سورہ مائدہ کی آیت میں الذین اسلموا فرمایا ہے۔ یہ جملہ انبیاءؑ موسوی شریعت پر چلانے کے لئے آئے تھے۔ اور یہ سب یہود کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

قرآن مجید کے انداز سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید سے پہلے کتاب موسیٰ یعنی تورات ہی بنی اسرائیل کی شریعت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحقاف میں جنوں کا یہ قول بیان فرمایا ہے۔ انا سمعنا كتابًا انزل من بعد موسىٰ (آیت ۳۰) کہ قرآن کا نزول موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا ہے۔ پھر سورۃ الجاثیہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اٰتينا بنی اسرائیل الكتاب والحكم والنبوة (آیت ۱۵) کہ ہم نے بنی اسرائیل کو شریعت حکومت اور نبوت عطا کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثم جعلنٰك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذين لا يعلمون۔ (آیت ۱۷) کہ اب ہم نے اے پیغمبر! تجھے شریعت دیکر بھیجا ہے۔ پس تو اس کی پیروی کرتا رہ۔ اور بے علم لوگوں کی خواہشات کی پیروی مت کر۔" اس سے واضح ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی کتاب کے بعد بطور شریعت قرآن مجید کا ہی نزول ہوا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کے جملہ[1] اسرائیلی نبی غیر تشریعی نبی تھے۔ وہ اپنی کوئی شریعت نہ لائے تھے۔ بلکہ اس لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ یہود کو شریعت تورات پر قائم کریں۔

حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ان کے ساتھ بطور وزیر ان کے بھائی حضرت ہارونؑ بھی نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کا وزیر قرار دیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے دعا کی۔ واجعل لی وزیرًا من اهلی هارون اخی (طٰہٰ ۲۸، ۲۹) کہ میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (مددگار و بوجھ بٹانے والا) مقرر کیا جائے۔ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے تابع تھے۔ اور ان کی کوئی علیحدہ شریعت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

ولقد اٰتينا موسى الكتاب وجعلنا معه اخاه هارون وزيرًا (الفرقان ۳۶)

کہ ہم نے موسیٰؑ کو الکتاب یعنی تورات دی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارونؑ کو ان کا وزیر مقرر کیا۔"

حضرت ہارونؑ عملی طور پر بھی حضرت موسیٰؑ کے تابع تھے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور سے واپسی پر حضرت ہارون سے فرمایا تھا۔ افعصیت امری۔ (طٰہٰ ۹۳) کہ کیا تو نے میری نافرمانی کی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت ہارون علیہ السلام موسیٰؑ کے تابع تھے۔ وہ کوئی نئی شریعت نہیں دئے گئے تھے۔ بلکہ موسوی شریعت کے نفاذ میں موسیٰ علیہ السلام کے وزیر تھے۔

پس صاف ظاہر ہے۔ کہ از روئے قرآن مجید نبی دو قسم کے ہوتے تھے۔ (۱) نئی شریعت لانے والے نبی (۲) نئی شریعت نہ لانے والے نبی۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ طلوع اسلام ان آیات کا کیا جواب دیتا ہے؟

ظلی نبوت کا قرآن مجید سے ثبوت

جناب مدیر طلوع اسلام نے دوسرا اور تیسرا سوال یوں کیا ہے۔ کہ:۔

(۲) "کیا چودھری صاحب فرمائیں گے۔ کہ قرآن میں کہیں بھی یہ لکھا ہے۔ کہ ایک نبی کی اتباع سے کوئی شخص نبی بن سکتا ہے؟ کیا قرآن نے کسی ایسے نبی کا ذکر کیا ہے۔ جو کسی دوسرے نبی کی اتباع سے خود نبی بن گیا ہو؟ (۳) کیا چودھری صاحب یہ بتائیں گے کہ قرآن میں کہیں بھی یہ لکھا ہے۔ کہ کوئی نبوت کسی دوسری نبوت کا ظل یا جزو ہوتی ہے؟ کیا قرآن نے کسی نبی کو کسی دوسرے نبی کا ظل یا جزو قرار دیا ہے؟ کیا اس میں کسی ظلی یا جزوی نبی کا ذکر تک بھی ہے؟"

خلاصہ ان دونوں سوالوں کا یہ ہے۔ کہ قرآن مجید سے ظلی نبوت کا ثبوت دیا جائے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ظلی نبوت ایک اصطلاح ہے۔ اس سے مراد وہ نبوت ہے۔ جو کسی متبوع نبی کی پیروی کے نتیجہ میں حاصل ہو۔ براہِ راست یا تشریعی نبوت نہ ہو۔ گویا ظلی نبوت وہ غیر تشریعی نبوت ہے۔ جو کسی اعلیٰ درجہ کے نبی کی پیروی اور اتباع کی برکت اور فیضان کے طور پر ملتی ہے۔ ظلی نبوت کے ان معنوں کی رو سے اس قسم نبوت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب تک جامع کمالات نبی مبعوث نہ ہو۔ جس کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہو۔ تب تک ظلی نبوت کا معرضِ وجود میں آنا ناممکن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کے انبیاءؑ اس درجہ پر نہ تھے۔ کہ ان کی پیروی سے کوئی شخص نبوت کو حاصل کر سکتا۔ ان انبیاءؑ کی پیروی کا بڑے سے بڑا ثمرہ صدیقیت تھا۔ والذين اٰمنوا بالله ورسله اولٰئك هم الصديقون والشهداء عند ربهم۔ (الحدید: ۱۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے یہ مرتبہ اور مقام عطا فرمایا۔ کہ آپ کے پیروکاروں کے لئے آپ کی پیروی کے نتیجہ میں نبوت کے پانے کا دروازہ بھی کھلا رکھا گیا ہے۔ یوں سمجھئے کہ پہلے نبیوں کے روحانی مدرسوں میں صرف تین جماعتیں ہوا کرتی تھیں۔ (۱) صالحیت (۲) شہیدیت۔ (۳) صدیقیت۔ ہمارے سید و آقا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی مدرسہ کامل ہے۔ اور اس میں چار روں جماعتیں موجود ہیں۔ (۱) صالحیت (۲) شہیدیت (۳) صدیقیت (۴) نبوت۔ اب یہ چاروں انعامات امتِ محمدیہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مشروط ہیں۔ اس طرح سے ملنے والی نبوت ظلی نبوت ہے۔ اور یہ صرف امتِ مسلمہ میں جاری ہے۔ پہلے کسی نبی کی امت کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ اس ظلی نبوت کا قرآن مجید کی آیتِ ذیل سے بالبداہت ثبوت مل جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ومن يطع الله والرسول فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين

(باقی صفحہ ۷ پر)

[1] بعض لوگ انجیل کی وجہ سے حضرت مسیحؑ کو مستثنیٰ کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ انجیل کوئی شریعت کی کتاب نہیں۔ انجیل کے معنی بشارت کے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کا خاص مشن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے قریب آجانے کی بشارت دینا تھا۔

خدا تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ ہمارے ذمہ لگائی ہے
ایک ایک پائی کا حساب رکھو اور اپنے اموال بچا کر اسلام پر خرچ کرو

فرمایا :-

"آج کل جماعت سخت مالی مشکلات سے گذر رہی ہے۔ اس کے ذمہ ساری دنیا کی تبلیغ ہے۔ ابھی تک امریکہ ایشیا کے مشرقی جنوبی علاقوں اور افریقہ کے بعض حصوں میں اسلام کا نام تک نہیں گیا اگر گیا ہے تو ایسی بری صورت میں کہ لوگوں کو اس سے نفرت ہے۔ ان سب ممالک میں ہم نے اسلام کی تبلیغ کرنا ہے۔ اور یہ معمولی بات نہیں۔"

"بلکہ ہماری چھوٹی سی جماعت کے لئے یہ کام قریباً ناممکن ہے۔ اگر سارے مسلمان بھی اس کام میں ہمارے ساتھ مل جائیں تب بھی یہ کام بہت زیادہ ہے۔"

"ایسی صورت میں جب کہ خدا تعالیٰ نے یہ کام ہمارے ذمہ کیا ہے اور ہم نے یہ بوجھ اٹھانا ہے جب تک ہم ایک ایک پیسے ایک ایک دھیلے اور ایک ایک پائی کا حساب نہ رکھیں۔ اور اپنے اموال بچا کر اس کام کے لئے خرچ نہ کریں۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے اس وقت تک ہم اپنے فرض کو ادا نہیں کر سکتے۔"

سابقون الاولون دفتر اول کے ہر احمدی مرد عورت نے جیسے دور اول میں حصہ لیا۔ اسی طرح دور ثانی کے سال اول میں شاندار حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا ہدیہ پیش کرنا ہے۔ اور دفتر دوم کے وہ مجاہد جو پہلے چند سالوں سے شامل ہیں۔ انہیں دفتر دوم میں نہ صرف معمولی اضافہ سے وعدہ حضور میں پیش کرنا ہے۔ بلکہ کم سے کم عام حالات میں اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ تک پہنچا کر حضور میں پیش کرنا ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنے داخل شدہ خویش و اقارب اور اپنے بچوں کو بھی شامل کرنا ہے۔ تا تحریک جدید کی جڑیں مضبوط ہو جائیں۔ اور تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام پانے میں کوئی دقت نہ ہو۔

دفتر اول والے تو خوب جانتے ہیں۔ دفتر دوم والوں کے لئے یہ اطلاع بھی کر دینا ہے۔ کہ تحریک جدید میں جب سے وہ شروع ہوئی۔ کم سے کم قربانی کی شرح سالانہ پانچ روپیہ ہے۔ رسمی طور پر آپ کو اپنے بچوں کو خواہ ایک پیسہ یا دو پیسہ یا ایک آنہ کا وعدہ لکھوا کر ثواب میں شامل کریں۔ مگر اصولی طور پر الگ الگ نام اسی کا آئے گا جس نے کم سے کم پانچ روپے قربانی شروع کی ہو۔ اور پھر ہر سال بڑھاتا گیا ہو۔

پس سابقون الاولون اور مجاہدین دفتر دوم اپنے وعدوں کی فہرست نام بنام جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلیٰ درجہ کا زرخیز اور قیمتی رقبہ فروخت ہو رہا ہے

چک ۲۶۹ رکھ برانچ نزد ڈجکوٹ ضلع لائل پور میں صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی مقبوضہ نہری رقبہ مربعہ ۱۳ میں ایک سو تین ...... کنال جو زرخیز اور بڑی آمد پیدا کرنے والا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ جو احباب یہ رقبہ خریدنا چاہیں وہ موقعہ پر منشی نعمت خاں صاحب سربراہ نمبردار کے ذریعہ یہ رقبہ دیکھ لیں۔ اور پھر اپنی پیش کش بھجوا دیں۔ رقم نقد یکمشت وصول کی جائے گی۔ اخراجات رجسٹری وغیرہ بذمہ خریدار ہوں گے۔ قیمت کا آخری فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔

(المشتہر شیخ محمد الدین۔ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

ضرورت ہے

پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن ایمپائر ہاؤس وکٹوریہ روڈ کراچی نے اٹھارہ مختلف اعلیٰ اسامیوں کے لئے ۳۰ جنوری ۱۹۵۴ء تک درخواستیں طلب کی ہیں جن کے لئے بنیادی قابلیت گریجوایٹ کے علاوہ فنی قابلیت اور تجربہ کی مختلف شرائط ہیں۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۵۴-۱-۵ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

بین الاقوامی معلومات

عراق ——— نمایاں خصوصیات

عراق مشرق وسطیٰ کا ایک انتہائی ترقی پذیر اور خوشحال ملک اور اقوام متحدہ کا ایک ممتاز رکن ہے۔ دو دریاؤں کی یہ سرزمین جس کا رقبہ ۱۶۸۱۱۸ مربع میل اور آبادی تقریباً ۶۰۰۰۰۰۰ ہے وسیع زراعتی اور صنعتی ترقی کے امکانات رکھتی ہے۔

عراق کی موجودہ سرحدیں پہلی جنگ عظیم کے بعد مقرر ہوئی ہیں۔ اس کے مشرق میں ایران شمال میں کردستان کی پہاڑیاں اور ترکی مغرب میں صحرائے شام۔ شام اور شرق اردن اور جنوب میں خلیج فارس ہے۔ اس ملک کی خوشحالی کا پورا دارومدار اس کی نہروں پر ہے۔ اس کے پہاڑی علاقوں میں اوسط بارش ۱۱ انچ وسطی علاقوں میں ۶ انچ اور جنوبی علاقوں میں اس سے بھی کم ہے۔ موسم گرم و تر ہے۔

شاہ عراق اپنے ملک کے آئینی تاجدار مملکت کے سربراہ۔ اور فوج کے کمانڈر انچیف ہیں۔ اس ملک کی ترقی و خوشحالی زیادہ تر شاہی ہاشمی خاندان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس خاندان نے متعدد عظیم المرتبت افراد پیدا کئے ہیں۔ شاہ کے تحت کابینہ ہے۔ جو سینیٹ یا ایوان نمائندگان کے ارکان میں سے منتخب کی جاتی ہے۔ انتظامات کی غرض سے یہ ملک ۱۴ صوبوں میں منقسم ہے۔ ہر صوبہ کا ایک گورنر ہوتا ہے جسے متصرف کہتے ہیں۔

عراق بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ جس کی زمین حقیقتاً بہت زرخیز ہے۔ یہاں کی حکومت ۱۹۲۱ء سے زرعی ترقی کی کوشش کرتی رہی ہے۔ چنانچہ زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے ایک ڈائرکٹریٹ جنرل قائم کیا گیا تھا۔

اب یہی کام وزارت زراعت انجام دے رہی ہے۔ خرما عراق کی خاص پیداوار ہے۔

عراق کے باشندے ہزاروں سال سے مختلف صورتوں میں مٹی کا تیل استعمال کرتے رہے ہیں۔ جو وہاں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس صدی کے اوائل میں برطانوی اور امریکی ماہروں نے عراق میں مٹی کے تیل کے چشموں سے دلچسپی لینا شروع کی۔ ۱۹۳۹ء میں اس کا تیل پیدا کرنے والے ممالک میں آٹھواں نمبر تھا۔ اب یقین کیا جانے لگا ہے کہ عراق میں تیل کے چشموں سے موجودہ مقدار کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ تیل نکالا جا سکتا ہے۔ آج کل یہاں مٹی کے تیل کی ۴ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔

عراق کا سکہ دینار کہلاتا ہے۔ جسے عراق نیشنل بنک جاری کرتا ہے۔ یہاں چار چارٹرڈ بنک اور متعدد نجی ادارے بنکاری کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس ملک کی مالی حالت مستحکم ہے۔ اور شاذ ہی کبھی یہاں خسارہ کا بجٹ پیش کیا گیا ہو بجٹ کی مالیت میں بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ زراعتی۔ صنعتی اور معاشرتی ترقی کی اسکیموں کو مرتب کرنے اور عملی جامہ پہنانے کے لئے۔ حال میں ایک ترقیاتی بورڈ قائم کیا گیا ہے

تعلیم

عراق میں ابتدائی تعلیم مفت اور جبری ہے۔ یہاں کا تعلیمی نظام جو ترقی پذیر اور مغربی تعلیم کی تمام خوبیوں کا حامل ہے۔ تین ادوار میں منقسم ہے یعنی ۶ سال کی ابتدائی تعلیم تین سال کی درمیانی تعلیم۔ اور دو سال کی ثانوی تعلیم اس کے بعد کالجوں میں اعلیٰ تعلیم یا مختلف اداروں میں تربیت دی جاتی ہے۔

عراق عزم صمیم اور تیز رفتاری کے ساتھ اپنی ترقیاتی اسکیموں کو عملی جامہ پہنا رہا ہے۔ اور اس کے باشندے اپنے ملک کو جدید طرز کی ایک مثالی مملکت بنانے کے لئے ایک جماعت کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری لڑکی عرصہ سے سخت بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد صحت عطا فرمائے آمین۔ (ظہور الحق محکمہ زراعت ترناب فارم ضلع پشاور)

(۲) میرے ایک سالہ بچے کے ہونٹ کا اپریشن ہوا ہے اور چھوٹی لڑکی کے دائیں بازو کو گر کر سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت ان دونوں بچوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں والسلام۔ (سید نذیر احمد جیکب لائنز کراچی)

احمدیوں کے خلاف مضامین شائع کر کے مارکیٹ پر قبضہ کرنے کیلئے اخبارات میں معاہدہ ہو چکا تھا!

تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ میر نور احمد کا بیان

لاہور ۷ دسمبر: فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ پنجاب میر نور احمد نے بعد کو جو بیان دیا اس کا ابتدائی حصہ المصلح کی دیروزہ اشاعت میں آچکا ہے۔ باقی بیان درج ذیل ہے۔

س: کیا آپ نے بادامی باغ کے اجلاس کے فیصلے سے وزیر اعلیٰ کو مطلع کیا؟

ج: ممکن ہے کہ میں نے رسمی طور پر ایسا کیا ہو۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ احرار نے جو بیان دیا تھا وہ وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔

س: کیا وہ اس سے مطمئن تھے؟

ج: انہوں نے اس پر بے اطمینانی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ مجھے وزیر اعلیٰ کی طرف سے اس بات کے لئے مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ کہ میں معاملہ طے کرنے کے لئے احرار سے گفت و شنید کروں۔ احرار نے جو بیان جاری ہوا اسے عام کارروائی کے طور پر وزیر اعلیٰ کے پاس بھیج دیا گیا

س: کیا بیان جاری کرنے سے پہلے احرار تشدد کی پالیسی اختیار کئے ہوئے تھے؟

ج: احرار نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات سے دس دن پیشتر بیان جاری کیا تھا جس میں بعض چیزوں کے متعلق یقین دہانی کی گئی تھی۔ چنانچہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس سے باہر تشدد کے جو واقعات رونما ہوئے میں نے ان کے بارے میں احرار رہنماؤں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے وعدوں سے انحراف کر رہے ہیں۔ انہیں تشدد کو بند کرنا چاہیے۔ بادامی باغ کے اجلاس میں گفتگو کے بعد انہوں نے ایک بیان جاری کیا تھا جس میں اس تشدد کی مذمت کی گئی تھی۔

میر نور احمد نے عدالت کو بتایا کہ میں نے اس دوران میں وزیر اعلیٰ کی منظوری نہیں لی تھی۔

س: کیا آپ نے اس معاملہ کے متعلق اُن سے تبادلہ خیالات کیا تھا؟

ج: نہیں مجھے وزیر اعلیٰ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ اگر کسی بھی پارٹی کی طرف سے تشدد برتا جائے تو میں اس کی مذمت کروں۔ اس میں احرار کا نام خاص طور پر ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔

س: کیا پہلی یقین دہانی اشاعت پذیر ہوئی؟

ج: جی ہاں۔

س: جب یقین دہانی کی گئی۔ تو کیا آپ موجود تھے؟

ج: میں ملاقات کے وقت موجود تھا۔ جہاں اس بات کا فیصلہ ہوا تھا کہ احرار ایک بیان میں اپنی پوزیشن واضح کریں گے۔ چنانچہ بیان کا مسودہ میرے مشورے کے بعد تیار کیا گیا۔ اسے اخبارات کے نام جاری کرنے سے پہلے میں نے وزیر اعلیٰ سے منظوری لے لی تھی۔

میر نور احمد نے ایک جرح کے جواب میں بتایا کہ پہلی یقین دہانی غالباً ۱۰ جولائی کو کی گئی تھی۔

س: کیا یقین دہانی تحریری تھی۔ اور کوئی اُسے لایا تھا؟

ج: ملاقات کے وقت طے پایا تھا کہ احرار عوام کے نام پر ایک بیان جاری کریں گے۔ جس میں وہ پوزیشن بیان کریں گے۔ جو انہوں نے وزیر اعلیٰ کے سامنے رکھی تھی۔ وزیر اعلیٰ اس سے متفق ہو گئے تھے۔

س: کیا اس یقین دہانی سے پہلے آپ نے احرار سے کوئی گفت و شنید کی تھی؟

ج: وزیر اعلیٰ نے مجھے دو تین دن پہلے کہا تھا۔ کہ انہیں پریس نوٹ کے ذریعہ پیغام موصول ہوا ہے کہ احرار لیڈر ان سے ملاقات کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے مجھے کہا کہ میں پتہ لگاؤں کہ احرار لیڈر کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں نے سید عطاء اللہ شاہ سے رابطہ پیدا کیا۔ اور معلوم کیا کہ آیا وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی خواہش کی خبر درست ہے۔ اور وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں نے وزیر اعلیٰ کے پاس رپورٹ کی کہ احرار وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ اور عوام کے نام بیان کی صورت میں شائع کیا گیا۔

س: مجلس احرار کے صدر کون تھے؟

ج: ماسٹر تاج الدین انصاری۔

پوزیشن یہ تھی۔ کہ بعض احرار لیڈر وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ملاقات کس سلسلہ میں ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے انہیں ملاقات کا موقع دیا۔

انہوں نے بتایا کہ یقین دہانی جو کی گئی تھی جو ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء کے "آفاق" میں شائع ہوئی۔ اور جو دستاویز ڈی۔ای ۲۵۸ کی صورت میں عدالت کے سامنے ہے۔

س: میں آپ سے کہتا ہوں۔ کہ یقین دہانی یہ نہیں تھی یقین دہانی دراصل مشروط طور پر کی گئی تھی۔ اور اس میں حکومت پنجاب کی حمایت شامل تھی؟

ج: نہیں۔ یہ درست نہیں۔

س: میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ کا مقصد یہ تھا۔ کہ آپ تحریک کو ہوا دیں۔ اور اس کے لئے آپ کے بیٹے میر اقبال احمد نے نیوز ایجنسیوں کو "آفاق" کی زائد کاپیاں بھیجیں جس میں احمدیوں کے خلاف مضامین تھے۔ تاکہ انہیں مفت مساجد میں تقسیم کیا جائے۔

ج: میرے پاس یقین کرنے کی وجہ موجود ہے۔ کہ احمدیوں کے خلاف مضامین شائع کر کے مارکیٹ پر قبضہ کرنے کے لئے اخبارات کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔ یہ ممکن ہے کہ "آفاق" کے منتظمین نے بھی ایسا کیا ہو۔ جس کا میری پالیسی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل مسٹر اسد اللہ خان ایڈووکیٹ نے ان پر جرح کی۔

س: آپ نے بیان کیا ہے۔ کہ مولانا بدایونی کی تقریر کا ایک حصہ ختم نبوت سے تعلق رکھتا تھا۔ کیا آپ نے اخبارات کے نام ہدایات جاری کیں کہ اس کو شائع نہ کیا جائے؟

ج: میری طرف سے کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئیں۔ ہدایات حکومت پنجاب کی طرف سے پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت جاری کی جاتی ہیں۔ اور میں نے اس کے لئے تجویز پیش کرنا مناسب نہ سمجھا

س: کیا آپ نے اس موقع پر اخبارات میں مولانا بدایونی کی تقریر کے متعلق رپورٹ پڑھی تھی؟

ج: ممکن ہے میں نے پڑھی ہو۔

س: کیا دستاویز ڈی۔ای ۲۵۹ کا ذیل کا پیرا بھی آپ کی نظر سے گذرا؟

"اگر کوئی بدباطن یا لعین رسول اکرمؐ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اس کا علاج بھی کیا جائے گا۔ آپ کے خادم اس فرض سے غافل نہیں ہیں۔ اور یہ بھی نہ بھولئے۔ کہ اگر کوئی بدباطن نبوت کا مدعی ہو۔ اور میرے اور تمہارے ہاتھ شل ہو جائیں۔ تو ختم المرسلین کی حفاظت بھی وہی کریگا۔ جس نے خاتم النبیین کو بھیجا تھا"

ج: مجھے یاد نہیں۔ کہ یہ الفاظ میرے علم میں آئے ہوں۔

س: میں آپ کی توجہ ۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کے "زمیندار" میں شائع ہونے والی ایک تقریر کی طرف دلاتا ہوں۔

ج: یہ میرا اخبار میں ہے۔ لیکن یہ میرے نوٹس میں نہیں لایا گیا۔

س: کیا مولانا بدایونی کی تقریر کی یہ صحیح رپورٹ ہے؟

ج: مجھے اصل الفاظ یاد نہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق انہوں نے کچھ اس قسم کی بات کہی تھی۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور کرے گا۔ تو جھوٹا دعویٰ ہوگا۔

س: کیا آپ نے محسوس نہیں کیا تھا۔ کہ یہ تقریر قابل اعتراض ہے۔ جبکہ یہ حکومت کے اہتمام میں ہو رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ جب آپ کے نوٹس میں ایسی تقریریں آئیں۔ تو آپ احتیاط برتیں۔ تاکہ لوگوں میں یہ خیال نہ پیدا ہو جائے کہ حکومت ایسی تقریروں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے؟

ج: میں نے محسوس کیا تھا۔ کہ اس حد تک سنسر شپ نہیں برتنی چاہیے۔

میر نور احمد نے کہا۔ یہ میرا فرض تھا کہ ایسی تمام چیزوں کی اشاعت کے خلاف کارروائی کی تجویز پیش کروں۔ جو مختلف فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے یا تشدد کو ابھارنے والی ہوں۔

س: کیا آپ نے ذیل کی شائع ہونے والی چیزوں کے خلاف کارروائی کی؟

(۱) مولانا عبد الحامد بدایونی کی تقریر کے متعلق رپورٹ جو آپ دیکھ چکے ہیں۔

(۲) مولانا سلطان محمود خطیب مسجد شاہ محمد غوث لاہور کی طرف سے ایک استفسار کا جواب (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۰) جو "آزاد" مورخہ ۵ مئی ۱۹۵۲ء میں ذیل کے عنوان کے تحت شائع ہوا تھا "مرزائی مسلمانوں کے نزدیک عیسائیوں اور یہودیوں سے بدتر ہیں"

(۳) مریدکے میں ۸ مئی ۱۹۵۲ء کو ہونے والی پاکستان ڈیفنس احرار کانفرنس کی رپورٹ (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۱) جو "آزاد" مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۲ء میں ذیل کے عنوان کے تحت شائع ہوئی "جس طرح انگریز نے سلطان ٹیپو اور بہادر شاہ کی لاش پر ریاستوں کی بنیاد ڈالی۔ اسی طرح آج لیاقت، اور افتخار اور شیر خان کی لاشوں پر مرزائی سٹیٹ بنائی جا رہی ہے"

(۴) سید مظفر علی شمسی کی چیچہ وطنی والی تقریر کی رپورٹ (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۳) جو "آزاد" مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔

(۵) ۲ نومبر ۱۹۵۲ء کے "آزاد" کا اداریہ (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۳)

(۶) ڈسکہ کانفرنس کی کارروائی کی رپورٹ جو ۲۵ ستمبر ۵۲ء کے "زمیندار" میں شائع ہوئی۔ (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۴)

(۷) گوجرانوالہ میں مولانا اختر علی خان کی تقریر جو "زمیندار" مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۵)

(۸) سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کی رپورٹ جو ۶ نومبر ۱۹۵۲ء کے "زمیندار" میں شائع ہوئی (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۶)

(۹) مولانا محمد بخش مسلم اور سید مظفر علی شمسی کی گوجرانوالہ میں تقریروں کی رپورٹ جو ۹ نومبر ۱۹۵۲ء کے "زمیندار" میں شائع ہوئی (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۷)

(۱۰) صاحبزادہ فیض الحسن کی تقریر کی رپورٹ جو ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء کے "زمیندار" میں شائع ہوئی۔ (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۸)

(۱۱) مولانا مودودی کی تقریر کی رپورٹ جو ۱۳ جنوری ۱۹۵۳ء کے "آزاد" میں شائع ہوئی۔ (دستاویز ڈی۔ای ۲۶۹)

(۱۲) صاحبزادہ فیض الحسن کی تقریر کی رپورٹ جو ۵ نومبر ۱۹۵۲ء کے "آزاد" میں شائع ہوئی۔ (دستاویز ڈی۔ای ۲۷۰)

(۱۳) صاحبزادہ فیض الحسن کی تقریر کی رپورٹ اور مسٹر فدا حسین فدا کی نظم جو ۵ نومبر ۱۹۵۲ء کے "آزاد" میں شائع ہوئی۔ (دستاویز ڈی۔ای ۲۷۱)

(۱۴) مولانا ابو الحسنات کی سیالکوٹ میں تقریر اور دوسری خبریں جو ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء کے "آزاد"

میں شائع ہوئیں ۔ (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۲)

(۵) ماسٹر تاج الدین انصاری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریروں کی رپورٹ جو ۲۶ جنوری ۱۹۵۳ء کے آزاد میں شائع ہوئی ۔ (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۳)

(۶) مولانا ابوالحسنات کی تقریر اور اُن کی نظم جو دونوں ۴ فروری ۱۹۵۳ء کے آزاد میں شائع ہوئیں ۔ (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۴)

(۷) ایک جلسہ عام کی کارروائی کی رپورٹ جو ۷ فروری ۱۹۵۳ء کے "آزاد" میں شائع ہوئی (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۵)

(۸) مولانا محمد علی جالندھری کی تقریر کی رپورٹ جو ۸ فروری ۱۹۵۳ء کے آزاد میں شائع ہوئی (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۶)

ج : جہاں تک آزاد کا تعلق ہے ۔ ایسی رپورٹوں پر اسے متعدد بار تنبیہہ کی گئی ۔ بعض اوقات میں نے خود تنبیہہ کی اور بعض اوقات حکومت کی ہدایات پر تنبیہہ کی گئی ۔ آخر کار دسمبر ۱۹۵۲ء میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت میں نے پرچہ بند کر دینے کی تجویز پیش کی ۔ جہاں تک ان پیروں پر کارروائی کرنے کا تعلق ہے ۔ وہ مسل دیکھنے سے واضح ہو جائے گی ۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں اس اخبار پر پابندی عائد کر دی گئی "زمیندار" کے جو تراشے پریس برانچ نے پیش کئے ۔ ان کے متعلق کئی مواقع پر وزیر اعلیٰ سے تبادلہ خیالات کیا گیا ۔ فیصلہ یہ ہوا کہ جب تک تحریک پر قابو پانے کا طریقہ طے نہیں ہو جاتا ۔ کارروائی کو معرض التوا میں ڈال دینا چاہیئے ۔

وکیل کی جرح کے جواب میں میر نور احمد نے کہا ۵ جولائی کو افسروں کی جو کانفرنس ہوئی ۔ اس میں فیصلہ ہوا تھا کہ علماء میں سے مولانا احمد علی سے تعلق پیدا کیا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ مولانا احمد علی محکمہ اسلامیات کے ملازم مقررین میں سے نہیں تھے ۔ گواہ کو یاد نہیں تھا کہ مولانا احمد علی کا وہ خطبہ جو ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء کے "آزاد" میں شائع ہوا تھا ۔ (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۷) ان کے نوٹس میں لایا گیا تھا یا نہیں ۔

س : کیا اس خطبے سے حکومت پنجاب کو یہ علم نہیں ہو گیا تھا کہ پولیس یا فوج کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی حفاظت پر متعین کیا گیا ۔ تو جب کبھی ان کی حفاظت کے لئے کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت ہوئی وہ ایسا نہیں کرے گی ؟

ج : ہاں خطبہ کا یہی مطلب معلوم ہوتا ہے عدالت کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ۔ مجھے یقین نہیں ۔ خطبے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ درست ہے

س : کیا آپ کو اس بات کا علم ہے ۔ کہ حکومت پنجاب نے وزیر خارجہ کی حفاظت کے لئے پورے طور پر اقدامات کئے تھے ؟

(ج) : جی نہیں ۔

جرح کے دوران میں وکیل نے ان سے پوچھا ۔ اگر یہ خطبہ آپ کے نوٹس میں لایا جاتا ۔ تو کیا آپ اس کی درستی کی تحقیقات نہ کرتے ؟

میر نور احمد نے کہا ۔ جی ہاں ۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر تحقیقات کی جاتی ۔ تو وہ غیر موثر نہ ہوتی ۔

س : کیا آپ نے خطبہ کی اطلاع کی تردید کی ۔ کہ جہاں تک حکومت کی ڈیوٹی کا تعلق ہے ۔ اسے چاہیئے کہ وہ پورے طور پر وزیر کا تحفظ کرے ؟

ج : مجھے یاد نہیں ۔

س : میں آپ سے یہ کہتا ہوں ۔ کہ یہ چیز آپ کے نوٹس میں لائی گئی تھی ۔ اور آپ نے جان بوجھ کر کارروائی نہ کی کیونکہ آپ چاہتے تھے کہ لوگ یہ خیال کریں ۔ کہ وزیر خارجہ کے خلاف تحریک میں صوبائی حکومت اُن کی حمایت میں ہے ؟

ج : یہ بات ہرگز درست نہیں ۔

انہوں نے کہا ۔ کہ علامہ علاؤ الدین صدیقی پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے صدر ہیں ۔ وہ مجلس عمل کے رکن تھے اور ۲۸۰ روپے پر مقرر کی حیثیت سے ملازم رکھے گئے تھے ۔

س : کیا "اتحاد المسلمین" کے نام سے کوئی ادارہ محکمہ اسلامیات کی طرف سے بنایا گیا تھا

ج : یہ میرے محکمہ کے ذریعے نہیں بنایا گیا بلکہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اسے اپنے مقاصد کے لئے بنایا تھا ۔

س : کیا ذیل کے اشخاص جیسے مولانا ابوالحسنات مولانا غلام دین ۔ مولانا محمد بخش مسلم ۔ سید مظفر علی شمسی ۔ علامہ علاؤ الدین صدیقی اور مولانا داؤد غزنوی اس مجلس کے رکن تھے ؟

ج : میں مولانا غلام دین کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن میرا خیال ہے کہ دوسرے اشخاص اس مجلس کے رکن تھے ۔ میں یہ بات یاد داشت سے کہہ رہا ہوں ۔

س : اس ادارہ کے معاملات کے متعلق آپ کہاں تک جانتے ہیں ؟

ج : اس کے قیام کی وضاحت کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے محکمہ تعلقات عامہ کی وساطت سے ایک اعلامیہ جاری کیا تھا ۔ اور ایک مرحلہ پر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے تجویز پیش کی تھی ۔ کہ محکمہ اسلامیات کے مشاورتی بورڈ کو چاہیئے ۔ کہ شیعہ سُنی اختلافات دور کرنے کے لئے فارمولا بنانے میں مدد کرے ۔

س : کیا مجلس کے مقاصد میں یہ مقصد بھی نہیں تھا ۔ کہ اسلام کے مختلف فرقوں کے مذہبی اختلافات کی صورت میں حکومت کو مشورہ دے ؟

ج : ممکن ہے ۔ کہ پریس نوٹ میں یہ مقصد بیان کیا گیا ہو ۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے مجلس کی توجہ شیعہ سُنی اختلافات پر مرکوز تھی ۔

س : ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے "آفاق" (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۸) کو دیکھ کر بتلایئے ۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا ۔ کہ مجلس کا دائرہ عمل عمومی تھا ؟

ج : اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ یہ عمومی نوعیت کا تھا ۔ لیکن حقیقت یہ ہے ۔ کہ عملاً مجلس کی توجہ شیعہ سُنی اختلافات پر مرتکز تھی ۔

س : کیا یہ مجلس جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد کام کر رہی تھی ؟

ج : جی ہاں ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ اس کی تشکیل ہی اس مہینے کے بعد ہوئی تھی ۔

س : آپ نے یہ تجویز کیوں نہیں کی ۔ کہ احمدیوں اور عامۃ المسلمین کے مابین نزاع کو اس مجلس کے سامنے رکھا جائے ؟

ج : اس مجلس کی کارگزاری کے متعلق کسی قسم کی تجویزیں پیش قدمی کرنا میرا منصب نہیں تھا ۔

س : ڈائریکٹر تعلقات عامہ کی حیثیت سے آپ نے اس نزاع کے خاتمہ کے لئے کوئی بورڈ بنانے کی تجویز پیش کی تھی ؟

ج : جی نہیں ۔

س : کیا پوسٹر زیر عنوان "مرزائیت کیا ہے" (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۷۹) جو "قادیانی مذہب" کے چھٹے ایڈیشن کے متعلق ہے ۔ آپ کے علم میں آیا ہے ؟

گواہ نے اس مرحلہ پر عدالت کو بتایا ۔ کہ مطابع بھی پریس برانچ سے متعلق تھے ۔

وکیل کی جرح کے جواب میں میر نور احمد نے کہا ۔ کہ ہو سکتا ہے ۔ کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے لڑکے ابوذر بخاری نے مئی یا جون ۱۹۵۲ء میں ملتان سے "مزدور" کے نام سے کسی اخبار کا ڈیکلریشن داخل کیا ہو ۔

س : کیا ڈی ۔ آئی ۔ جی سی ۔ آئی ۔ ڈی نے اس اخبار کے متعلق رپورٹ کی تھی کہ یہ احمدی عقائد کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف رہے گا ؟

ج : میں ریکارڈ دیکھے بغیر یہ بات نہیں بتا سکتا ۔ ریکارڈ دیکھنے کے بعد میر نور احمد نے اس سوال کا جواب اثبات میں دیا ۔

س : کیا آخر کار مولوی ابوذر کو صرف ایک ہزار روپے کی ضمانت داخل کرنے پر ڈیکلریشن دے دیا گیا ؟

ج : ہو سکتا ہے ۔ کہ یہی بات ہوئی ہو ۔ ایسے حالات میں ابتدائی ضمانت ایک ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکتی ۔

عدالت نے اس مرحلہ پر گواہ سے پوچھا ۔ کہ کیا اس ڈیکلریشن کا معاملہ آپ کے علم میں آیا تھا ؟ گواہ نے جواب دیا ۔ کہ عام طریق کار کے مطابق آیا ہو گا ۔

وکیل نے جرح جاری رکھتے ہوئے گواہ سے پوچھا جب یہ اخبار شائع ہونے لگا ۔ تو کیا اس کے کوئی پرچے آپ کی نظر سے گزرے ۔ گواہ نے کہا ۔ مجھے یاد نہیں

س : کیا اس اخبار کے ۱۳ جون ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ، امام جماعت احمدیہ کے متعلق شائع ہونے والے یہ الفاظ (دستاویز ڈی ۔ ای ۲۸۰) آپ کے علم میں نہیں ؟

(نوٹ : ان الفاظ کی اشاعت روک دی گئی ہے)

ج : میں ریکارڈ دیکھے بغیر نہیں بتا سکتا ۔ کہ یہ الفاظ پریس برانچ کے علم میں آئے تھے یا نہیں ۔

عدالت نے اس مرحلہ پر گواہ سے پوچھا ۔ اگر یہ الفاظ آپ کے علم میں آئے ہوتے ۔ تو اخبار کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی جا سکتی تھی ؟ گواہ نے کہا ۔ کہ اس اخبار کے خلاف پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ یا پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت کارروائی ہو سکتی تھی ۔ یا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۵۳ ۔ الف یا دفعہ ۲۹۵ ۔ الف کے تحت مقدمہ چل سکتا تھا ۔

میر نور احمد نے اس بات سے اتفاق کیا کہ اس معاملہ میں تنبیہہ بالکل ناکافی ہوتی ۔

س : کیا اس معاملہ نے آپ نے صرف تنبیہہ کا مشورہ دیا تھا ؟

ج : میں یادداشت سے کچھ نہیں کہہ سکتا مجوزہ کارروائی کا مسل سے روشنی پڑ سکتی ہے ۔

س : اگر کوئی متعلقہ افسر صرف تنبیہہ کی سفارش کرتا ۔ تو آپ اس کے متعلق کیا کہتے ؟

ج : میں یہ خیال کرتا ۔ کہ یہ کارروائی ناکافی ہے

س : کیا آپ کے خیال میں ایسی کارروائی تجویز کرنے والا افسر دیانتداری سے کام کر رہا تھا ؟

ج : اس کی دیانت پر شبہ کرنے کی میرے نزدیک تو کوئی وجہ نہیں ۔

س : اور مختلف معاملات کی اضافی اہمیت جانچنے کے متعلق اس کی صلاحیت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہو گا ؟

ج : میرے بیان کے بین السطور میں یہ بات شامل ہے ۔ کہ ایسے افسر کی اس صلاحیت میں کوئی خرابی ہے ۔

س : جب آپ نے صرف تنبیہہ پر اکتفا کی کیا آپ اس وقت آپ دیانتداری سے کام لے رہے تھے اور مختلف معاملات کی اضافی اہمیت کا آپ کو پورا احساس [illegible]

لنکا پاکستان کو امریکی فوجی امداد ملنے کے خلاف نہیں ہے

پاکستانی ہائی کمشنر کا بیان

کراچی ۸ ؍جنوری۔ لنکا میں پاکستان کے ہائی کمشنر حاجی عبدالستار سیٹھ نے آج ایک ملاقات میں کہا ہے کہ بھارت کا یہ پروپیگنڈہ بالکل بے بنیاد ہے کہ لنکا کی حکومت پاکستان کو امریکہ سے فوجی امداد ملنے کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ لنکا کے عوام اس معاملہ پر کوئی رائے زنی نہیں کرتے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے پاکستان خود ہی اس معاملہ کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ عام طور پر وہاں کے لوگوں نے پاکستان کو فوجی امداد ملنے کی تجویز کو پسند کیا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک مضبوط پاکستان ایشیا کے لئے بہترین سرمایہ ثابت ہوگا۔ پنڈت نہرو نے بیان میں یہ بھی کہا تھا کہ لنکا کے وزیراعظم نے فوجی امداد کی مخالفت کی ہے۔ لیکن خود وزیراعظم لنکا نے اس کی پرزور تردید کر دی۔ اور آج تک ہی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ پر سرے سے کوئی رائے ظاہر ہی نہیں کی ہے۔ اور یہ بھی کہ لنکا ۔۔۔ ایشیا کے وزرائے اعظم کی کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کا فوجی امداد کی گفتگو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اس کانفرنس کی تجویز کافی عرصہ قبل ہی شائع کی جا چکی تھی۔ حاجی عبدالستار سیٹھ نے مزید کہا کہ لنکا کے عوام پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ خوشگوار اور وسیع تجارتی تعلقات کے امکانات پائے جاتے ہیں۔ وزیراعظم لنکا کے دورہ پاکستان کے متعلق انہوں نے کہا کہ موصوف وزیراعظم محمد علی کو وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے ہموار کرنے کے لئے کراچی تشریف لا رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ دونوں وزرا کی اس ملاقات سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ کالج راولپنڈی کے پرنسپل کا بیان

راولپنڈی ۸ ؍جنوری۔ گورنمنٹ کالج راولپنڈی کے پرنسپل مسٹر غلام احمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے تحقیقاتی عدالت نے مسٹر مسعود ملک کے اس بیان کی تردید کرنے کا اختیار دیا ہے جس میں مجھے احمدی بتایا گیا ہے۔ یہ بیان انہوں نے ۱۹ ؍نومبر ۱۹۵۳ء کو اسی عدالت کے سامنے دیا تھا۔ مسٹر غلام احمد نے مزید کہا ہے کہ میرا احمدیوں کی لاہوری یا قادیانی کسی جماعت سے بھی کبھی کوئی واسطہ نہیں رہا۔ میں ہمیشہ سے حنفی اعتقاد کا مسلمان ہوں۔

مصر میں نئے بھارتی سفیر

سکندر آباد ۸ ؍جنوری۔ اطلاع ہے کہ بھارتی سفیر مقیم ارجنٹائن نواب علی یار جنگ بہادر کو مصر میں سردار کے۔ ایم پانیکر کی جگہ بھارتی سفیر مقرر کیا جا رہا ہے۔ یہ تبادلہ اس لئے ضروری ہو گیا ہے۔ کہ پانیکر کو ریاستوں کی تنظیم نو کے کمیشن میں ...

وزیراعظم لنکا کی آمد پر کراچی میں استقبال کی تیاریاں

کراچی ۸ ؍جنوری۔ وزیراعظم لنکا مسٹر جان کوٹلاوالا ۱۳ ؍جنوری کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی خود ان کا استقبال کرنے کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود ہوں گے۔ اس کے بعد انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ برطانوی ہائی کمشنر اور حکومت پاکستان کے اعلیٰ حکام سے ان کا تعارف کرائیں گے۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی اسی روز رات کو ہوٹل میٹروپول میں ان کے اعزاز میں ایک سرکاری دعوت دیں گے۔ اگلے روز سر جان کوٹلاوالا علی الصبح قائداعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھانے جائیں گے۔ اور محترمہ فاطمہ جناح اور بیگم لیاقت علی خان سے ملاقات کریں گے۔ دو ڈیڑھ گھنٹہ تک وزیراعظم محمد علی سے گفتگو کریں گے اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے تبادلۂ خیالات کریں گے۔ موصوف سندھ انڈسٹریل اسٹیٹ کا بھی معائنہ کریں گے۔

تحقیقاتی عدالت کی کاروائی (بقیہ صفحہ اول)

ج:۔ مجھے اس سے اتفاق ہے کہ کاروائی ناکافی تھی۔ غالباً یہ کاروائی صرف اس لئے کی۔ یہ ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے تجویز کی تھی۔

س:۔ کیا ایسی تنبیہہ قانونی طور پر کوئی معنی رکھتی ہے؟

ج:۔ نہیں قانونی طور پر یہ کوئی معنی نہیں رکھتی

بھارت اپنی دفاعی فوجوں کو مضبوط بنانے کے لئے

فوجی ساز و سامان مہیا کرنے کی کوشش از سر نو شروع کر دیگی

نئی دہلی ۸ ؍جنوری۔ پاکستان کے لئے امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کے پیش نظر بھارت نے اپنی فوجوں میں تخفیف کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جہاں تک ممکن ہوگا۔ بھارت اپنی دفاعی فوجوں کو مستحکم بنانے کے لئے فوجی ساز و سامان مہیا کرنے کی کوشش از سر نو شروع کر دے گا۔

بھارتی حکومت اور ماہرین دفاع کے درمیان غیر رسمی مشورے ہو رہے ہیں۔ منصوبہ بندی کے کمیشن نے دفاعی اخراجات کے لئے دو ارب روپے سالانہ کی حد مقرر کی ہے۔ جو ملک کے موجودہ سالانہ دفاعی بجٹ کی رقم سے زیادہ ہے۔ اگرچہ عام حالات میں بھی بھارت کی مسلح فوجوں میں تخفیف ممکن نہ ہوتی۔ لیکن پاکستان و امریکہ کے مجوزہ فوجی اتحاد کے پیش نظر تو بھارت کو اپنی فوجوں کی تعداد گھٹانے کا خیال کرنے سے قبل بھی کئی مرتبہ سوچنا پڑے گا۔ بھارتی حکام اپنی فوجوں کو مضبوط بنانے کے لئے تین پہلوؤں پر غور کر رہے ہیں۔ اول موجودہ پالیسی یہ ہے کہ فوجی کارخانوں کو توسیع دے کر دوسرے ممالک سے ضروری فوجی ساز و سامان منگانے کی احتیاج کو جلد از جلد کم کیا جائے۔ دوسرے مالی وسائل کا لحاظ رکھتے ہوئے ابتدائی بھارتی ہوائی بیڑے کو حتی الامکان جدید ترین کیل کانٹے سے لیس کیا جائے۔ تیسرے بھارت کی طویل سرحدوں دشوار گذار سرحدی علاقوں اور ساحل کی مناسب حفاظت کے نسبتاً بہت زیادہ بڑے بحری اور ہوائی بیڑے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اس کے لئے موجودہ میزانیہ سے کہیں زیادہ اخراجات کا سامنا کرنا پڑیگا۔

پاکستان کو بیرونی تجارت میں دو کروڑ کا منافع

کراچی ۸ ؍جنوری۔ پاکستان کو موجودہ تجارتی سال کے پہلے پانچ ماہ میں بیرونی تجارت میں دو کروڑ ڈھائی لاکھ روپے کا منافع ہوا۔

قرآن مجید کی بشارات (بقیہ صفحہ ۴)

وحسن اولٰئک رفیقا۔ ذالک الفضل من اللہ وکفٰی باللہ علیما (النساء ۶۸-۶۹)

کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ وہ ان کے ساتھ ہیں ان کے ہم رتبہ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ انعام فرما چکا ہے۔ یعنی وہ نبی ہیں لو صدیق ہیں۔ اور شہید ہیں۔ اور صالح ہیں۔ یہ بہترین ساتھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے“

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام بطور خیر الرسل بیان ہوا ہے اور امت محمدیہ کا درجہ بطور خیر الامم ذکر ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ امتیاز بیان ہوا ہے۔ کہ آپ کی پیروی سے ظلی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ اور امت محمدیہ کی یہ نشانی بتائی گئی ہے۔ کہ وہ تمام ایسے انعامات حاصل کر سکے گی۔ جو پہلی امتوں کو ملے تھے۔ ہاں ان انعامات کا پانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت سے وابستہ ہے۔ اسی اطاعت والی نبوت کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ پس قرآن مجید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ظلی نبوت کا ثبوت بالبداہت ثابت ہے۔ اس نبوت کی پہلے نبیوں میں مثال تلاش کرنا عبث ہے۔ کیونکہ ظلی نبوت کا ظہور محض خاتم النبیین کے بعد ہو سکتا تھا۔ اس سے پہلے نہیں ہو سکتا تھا۔ (باقی)

”تقریب رخصتانہ“

میری ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ بیگم بنت میاں محمد یوسف صاحب بٹ ناصر آبادی حال احمد نگر کا رخصتانہ بہمراہ طاہر احمد ظفر ابن محترم جناب مولوی ظفر محمد صاحب ظفر ایم اے۔ ایم ٹی۔ ایچ ڈی پروفیسر جامعہ احمدیہ و صدر شعبہ تاریخ و ادب جامعہ احمدیہ احمد نگر ۲۵ ؍دسمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت ۴ بجے شام عمل میں آیا ہے۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو خانہ آبادی کا موجب بنائے۔ زوجین کے لئے دین و دنیا کیلئے مبارک بنائے۔ محمد صادق بٹ احمد نگر ضلع جھنگ

ایجنٹ حضرات کی خاص توجہ کے لئے

اس دفعہ دفتر المصلح جلسہ سالانہ کی وجہ سے بمعہ ضروری سٹاف ربوہ منتقل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے بل ہائے ایجنسی وقت پر ارسال نہیں کئے جا سکے۔ لہٰذا ایجنٹ حضرات سے درخواست ہے کہ ازراہ نوازش بلوں کی رقوم ۱۸ ؍جنوری ۱۹۵۴ء تک دفتر المصلح میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایا ہے ان کو فرداً فرداً اور بلوں میں بھی اس کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ اپنی رقم بروقت ادا فرمائیں۔ زیادہ بقایا ان کے لئے اور خود دفتر کے لئے بھی مشکلات کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر دفتر کی اس درخواست پر توجہ نہ فرمائی گئی۔ تو مجبوراً بنڈل روکنا پڑے گا اور تمام تر نقصان کی ذمہ داری ان ایجنٹ صاحبان پر ہوگی۔ مطلع رہیں۔

خاکسار:۔ مینیجر المصلح کراچی